سورة البقرة

آیات ۱۸۹ - ۱۹۵

وَ لَا تَاۡكُلُوۡۤا اَمۡوَالَكُمۡ بَيۡنَكُمۡ بِالۡبَاطِلِ وَ تُدۡلُوۡا بِهَاۤ اِلَى الۡحُكَّامِ لِتَاۡكُلُوۡا
فَرِيۡقًا مِّنۡ اَمۡوَالِ النَّاسِ بِالۡاِثۡمِ وَ اَنۡتُمۡ تَعۡلَمُوۡنَ ﴿١٨٨﴾ ع يَسۡـَٔلُوۡنَكَ عَنِ
الۡاَهِلَّةِ ؕ قُلۡ هِىَ مَوَاقِيۡتُ لِلنَّاسِ وَ الۡحَجِّ ؕ وَ لَيۡسَ الۡبِرُّ بِاَنۡ تَاۡتُوا
الۡبُيُوۡتَ مِنۡ ظُهُوۡرِهَا وَلٰكِنَّ الۡبِرَّ مَنِ اتَّقٰىۚ وَاۡتُوا الۡبُيُوۡتَ مِنۡ اَبۡوَابِهَا ص
وَ اتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمۡ تُفۡلِحُوۡنَ ﴿١٨٩﴾ وَ قَاتِلُوۡا فِىۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ الَّذِيۡنَ
يُقَاتِلُوۡنَكُمۡ وَ لَا تَعۡتَدُوۡا ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الۡمُعۡتَدِيۡنَ ﴿١٩٠﴾ وَ اقۡتُلُوۡهُمۡ
حَيۡثُ ثَقِفۡتُمُوۡهُمۡ وَ اَخۡرِجُوۡهُمۡ مِّنۡ حَيۡثُ اَخۡرَجُوۡكُمۡ وَ الۡفِتۡنَةُ اَشَدُّ مِنَ
الۡقَتۡلِ ۚ وَلَا تُقٰتِلُوۡهُمۡ عِنۡدَ الۡمَسۡجِدِ الۡحَرَامِ حَتّٰى يُقٰتِلُوۡكُمۡ فِيۡهِ ۚ فَاِنۡ
قٰتَلُوۡكُمۡ فَاقۡتُلُوۡهُمۡ ؕ كَذٰلِكَ جَزَآءُ الۡكٰفِرِيۡنَ ﴿١٩١﴾ فَاِنِ انۡتَهَوۡا فَاِنَّ اللّٰهَ
غَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ ﴿١٩٢﴾ وَ قٰتِلُوۡهُمۡ حَتّٰى لَا تَكُوۡنَ فِتۡنَةٌ وَّ يَكُوۡنَ الدِّيۡنُ لِلّٰهِ ؕ فَاِنِ
انۡتَهَوۡا فَلَا عُدۡوَانَ اِلَّا عَلَى الظّٰلِمِيۡنَ ﴿١٩٣﴾

اَلشَّهۡرُ الۡحَرَامُ بِالشَّهۡرِ الۡحَرَامِ وَالۡحُرُمٰتُ قِصَاصٌ ؕ فَمَنِ اعۡتَدٰی
عَلَیۡکُمۡ فَاعۡتَدُوۡا عَلَیۡهِ بِمِثۡلِ مَا اعۡتَدٰی عَلَیۡکُمۡ ۪ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعۡلَمُوۡۤا
اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الۡمُتَّقِیۡنَ ﴿۱۹۴﴾ وَاَنۡفِقُوۡا فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰهِ وَلَا تُلۡقُوۡا بِاَیۡدِیۡکُمۡ اِلَی
التَّهۡلُکَةِ ۚۖۛ وَاَحۡسِنُوۡا ۚۛ اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الۡمُحۡسِنِیۡنَ ﴿۱۹۵﴾

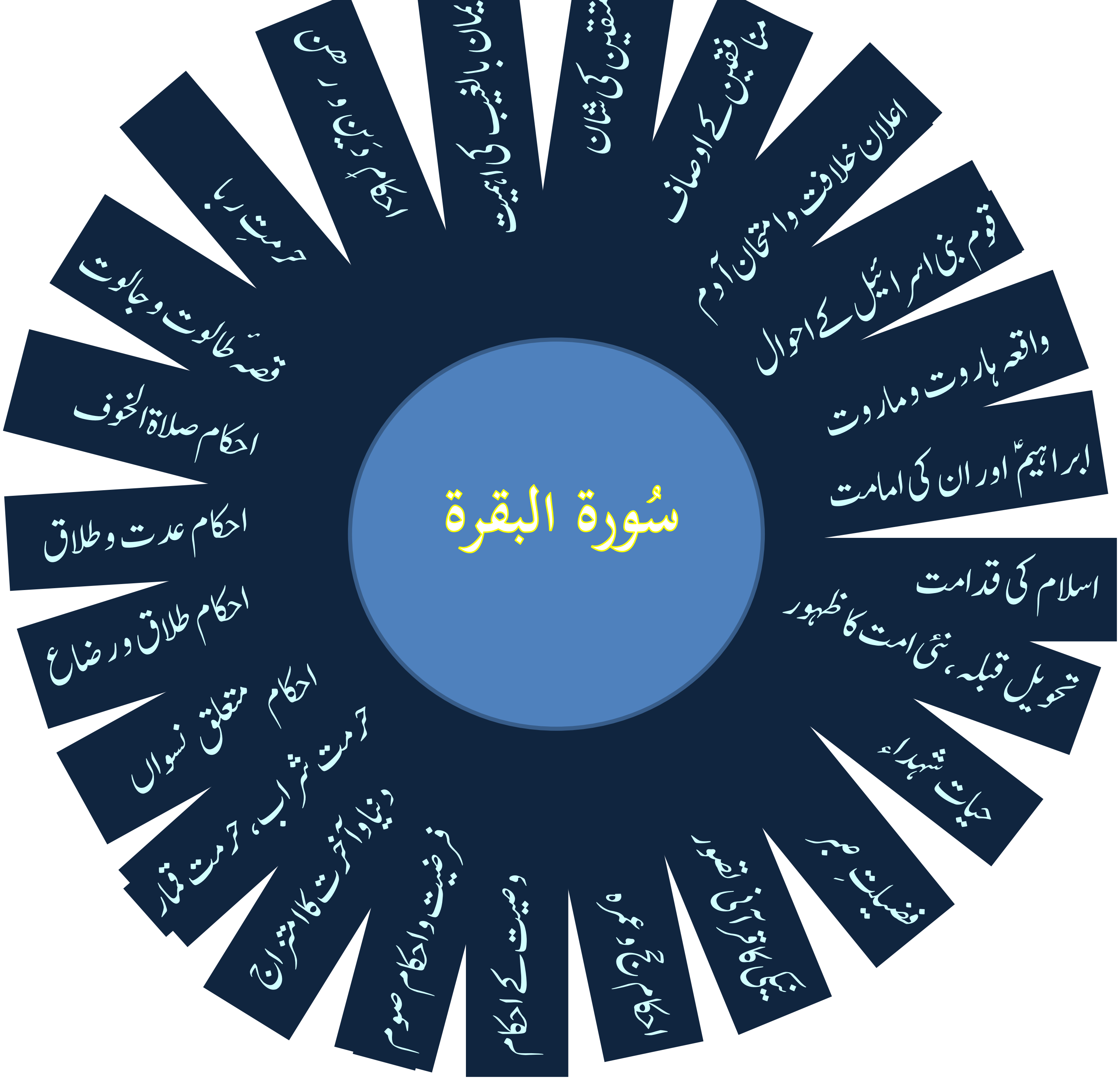
سُورۃ البقرۃ
متقین کی شان
منافقین کے اوصاف
اعلان خلافت وامتحان آدم
قوم بنی اسرائیل کے احوال
واقعہ ہاروت وماروت
ابراہیمؑ اور ان کی امامت
اسلام کی قدامت
تحویل قبلہ، نئی امت کا ظہور
حیات شہداء
فضیلت صبر
بیت اللہ کا قرآنی تصور
احکام حج وعمرہ
وصیت کے احکام
فرضیت واحکام صوم
دنیا وآخرت کا امتزاج
حرمت شراب، حرمت قمار
احکام متعلق نسواں
احکام طلاق ورضاع
احکام عدت وطلاق
احکام صلاۃ الخوف
قصہ طالوت وجالوت
حرمت ربا
احکام دَین و رہن
ایمان بالغیب کی اہمیت

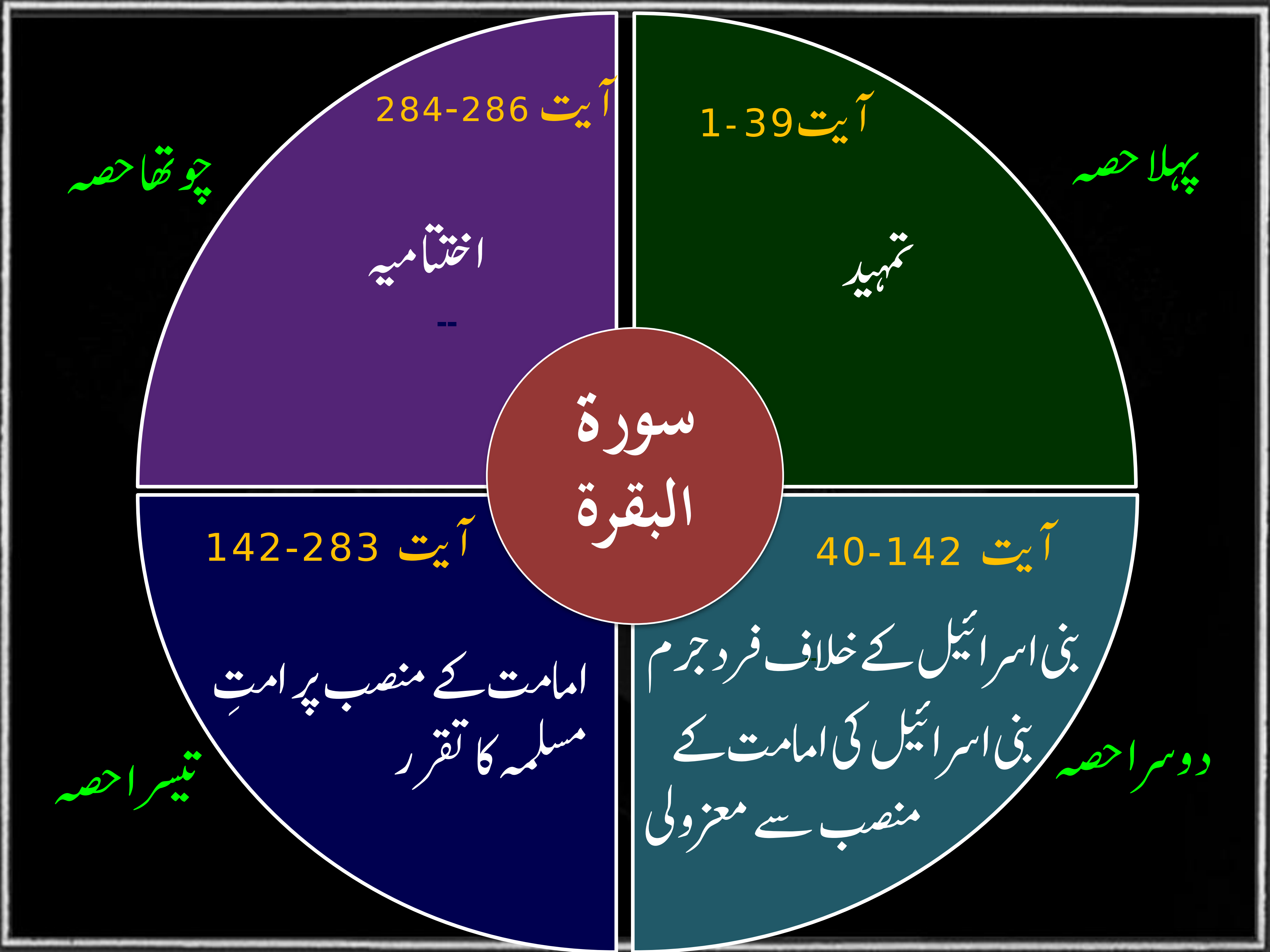
سورة البقرة
پہلا حصہ
آیت 1-39
تمہید
دوسرا حصہ
آیت 40-142
بنی اسرائیل کے خلاف فرد جرم
بنی اسرائیل کی امامت کے
منصب سے معزولی
تیسرا حصہ
آیت 142-283
امامت کے منصب پر امتِ
مسلمہ کا تقرر
چوتھا حصہ
آیت 284-286
اختتامیہ

آیات ۱۴۲ تا ۲۸۳

نئی امت (مسلمہ) کو خطاب - اس امت کا شہادت علی الناس کے مرتبے پر فائز ہونے کے بعد ان کی ذمہ داریوں کی تفصیل

اسلام میں مکمل داخل ہو کر اور امتِ وسط کے حقیقی مصداق بن کر شہادت علی الناس کا فریضہ سرانجام دو

امت کے ذمے شہادت علی الناس کا فریضہ

حلال و حرام کے احکام

جہاد، انفاق اور حج کے احکام - کامل اسلام کا مطالبہ

جہاد اور انفاق کا ذکر چوتھی مرتبہ

نماز، صبر، جہاد، حج اور عمرہ کے احکام عقیدۂ توحید

نیکی کا تصور (روح) معاشرت کے مختلف احکام

مزید معاشرتی احکام شراب، یتامیٰ، ایلاء نکاح، مہر، حیض..

معاملات سود، قرض، رہن کے احکام

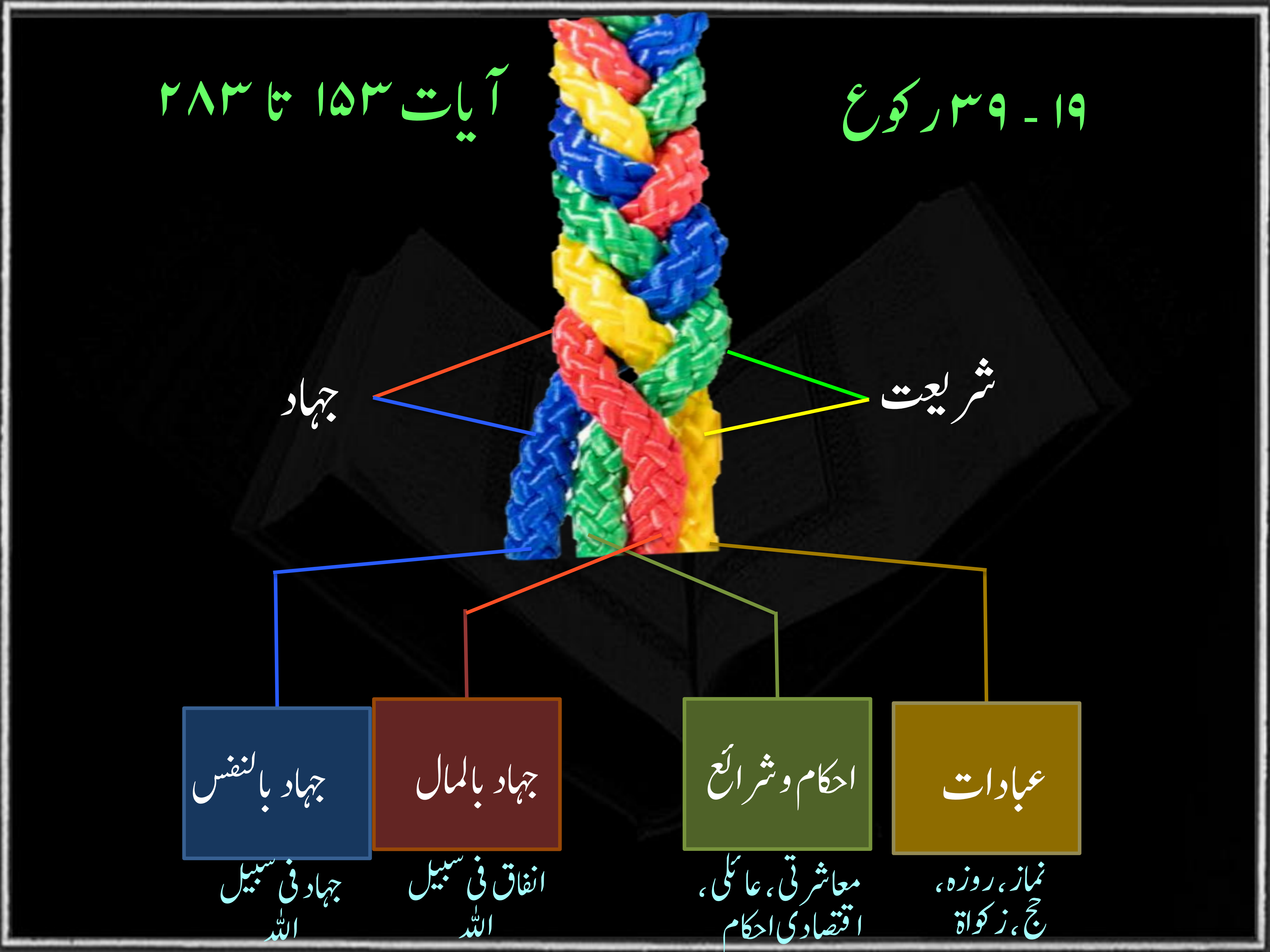
۱۹ - ۳۹ رکوع
آیات ۱۵۳ تا ۲۸۳
شریعت
جہاد
عبادات
احکام و شرائع
جہاد بالمال
جہاد بالنفس
نماز، روزہ، حج، زکواۃ
معاشرتی، عائلی، اقتصادی احکام
انفاق فی سبیل اللہ
جہاد فی سبیل اللہ

وَلَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ وَتُدْلُوْا بِهَآ اِلَى الْحُكَّامِ لِتَاْكُلُوْا فَرِيْقًا مِّنْ اَمْوَالِ النَّاسِ بِالْاِثْمِ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۸۸﴾

وَلَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ - اور نہ تم کھاؤ اپنے مال

بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ - آپس میں ناحق*

وَتُدْلُوْا بِهَآ - اور (نہ) تم پہنچاؤ اس سے

اِلَى الْحُكَّامِ - حکام کو

لِتَاْكُلُوْا فَرِيْقًا - تاکہ تم کھاؤ ایک حصہ

مِّنْ اَمْوَالِ النَّاسِ - لوگوں کے مالوں سے

بِالْاِثْمِ - گناہ کے ساتھ

وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ - اس حال میں کہ تم جانتے ہو

(د ل و)

أَدْلَى يُدلِي ، إدْلاءً - ڈول ڈالنا یا لٹکانا (IV)

یہیں سے اس کے اندر رسائی حاصل کرنے کا مفہوم پیدا ہوا- یہ رشوت کی تعبیر ہے

واؤ حالیہ ہے

وَ لَا تَاْكُلُوْۤا اَمْوَالَكُمْ بَیْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ وَ تُدْلُوْا بِهَاۤ اِلَى الْحُكَّامِ
لِتَاْكُلُوْا فَرِیْقًا مِّنْ اَمْوَالِ النَّاسِ بِالْاِثْمِ وَ اَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ۠ ۱۸۸

اور تم لوگ نہ تو آپس میں ایک دوسرے کے مال ناروا طریقہ سے کھاؤ اور نہ حاکموں کے آگے ان کو اس غرض کے لیے پیش کرو کہ تمہیں دوسروں کے مال کا کوئی حصہ قصداً ظالمانہ طریقے سے کھانے کا موقع مل جائے

And do not eat up your property among yourselves for vanities, nor use it as bait for the judges, with intent that ye may eat up wrongfully and knowingly a little of (other) people's property.

وَلَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ وَتُدْلُوْا بِهَآ اِلَى الْحُكَّامِ لِتَاْكُلُوْا فَرِيْقًا مِّنْ اَمْوَالِ النَّاسِ بِالْاِثْمِ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۸۸﴾

اکلِ حلال و اکل ناحق

- تقویٰ کے معیار کی ایک کسوٹی اور معیار۔ اکل حلال ہے
- اس آیت کا محل۔ اس آیت سے پہلے روزے کے احکام، اس کے بعد حج اور قتال کے احکام۔ درمیان میں یہ اکلِ حلال کا حکم؟
- احکامِ صوم کے فوراً بعد یہ حکم اس بات کا مظہر کہ ان حکام صوم کا نقطۂ عروج اکل حلال ہے
- اسلام میں معاشی معاملات سے متعلق تمام حرمتوں کی بنیاد اللہ تعالیٰ کا یہی حکم ہے
- اس کا ایک مفہوم یہ کہ۔ حاکموں کو رشوت دے کر ناجائز فائدے اٹھانے کی کوشش نہ کرو
- اس کا دوسرا مفہوم یہ ہے کہ جب تم خود جانتے ہو کہ مال دوسرے شخص کا ہے، تو محض اس لیے کہ اس کے پاس اپنی ملکیت کا کوئی ثبوت نہیں ہے یا اس بنا پر کہ کسی ہیر پھیر سے تم اس کو کھا سکتے ہو، اس کا مقدمہ عدالت میں نہ لے جاؤ۔ حاکم یا منصف کا ایسا فیصلہ دراصل غلط بنائی ہوئی روداد سے دھوکا کھا جانے کا نتیجہ ہوگا اور تم اس چیز کے جائز مالک نہ بن جاؤ گے

يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْاَهِلَّةِ ؕ قُلْ هِيَ مَوَاقِيْتُ لِلنَّاسِ وَ الْحَجِّ ؕ وَلَيْسَ الْبِرُّ بِاَنْ تَاْتُوا الْبُيُوْتَ

يَسْـَٔلُوْنَكَ - وہ لوگ پوچھتے ہیں آپ سے

أَهَّلَ يُهِلُّ ، إِهْلَالاً - ذبح کرتے وقت اللہ کا نام پکارنا، طلوع ہلال (IV)

عَنِ الْاَهِلَّةِ - (نئے) چاند کے بارے میں (ھ ل ل)

أَهِلَّة جمع ہے هِلَال کی

چاند کی شکلوں کے لحاظ سے اہل عرب کی تقسیم

- ⇦ ہلال: 7 دن - 26 ویں کے چاند سے تیسرے دن کے چاند تک)
- ⇦ قمر: 4 سے 12 اور پھر 19 سے 26 تاریخ کا چاند
- ⇦ بدر: 13 سے 18 - ایک ہفتہ

قُلْ هِيَ مَوَاقِيْتُ - آپ کہیئے یہ تو پیمانہ ہے (وقت کا)

مَوَاقِيْت جمع ہے مِيْقَات کی

مقررہ اوقات یا جگہ

لِلنَّاسِ وَ الْحَجِّ - لوگوں کے لیے اور حج کے لیے

وَلَيْسَ الْبِرُّ - اور یہ اصل نیکی نہیں ہے

بِاَنْ تَاْتُوا الْبُيُوْتَ مِنْ ظُهُوْرِهَا وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنِ اتَّقٰىۚ وَاْتُوا الْبُيُوْتَ مِنْ اَبْوَابِهَا ۠ وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۱۸۹﴾

(ا ت ي)

أَتَى يَأْتِي ، إِتْيَانًا ۔ آنا

بِاَنْ تَاْتُوا الْبُيُوْتَ ۔ کہ تم لوگ آؤ گھروں میں

مِنْ ظُهُوْرِهَا ۔ ان کے پچھواڑوں سے

وَلٰكِنَّ الْبِرَّ ۔ اور لیکن (بلکہ) اصل نیکی

مَنِ اتَّقٰى ۔اس کی ہے جو تقویٰ اختیار کیا

وَاْتُوا الْبُيُوْتَ ۔ اور تم آؤ گھروں میں

مِنْ اَبْوَابِهَا ۔ان کے دروازوں سے

وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۔ اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرو

لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۔شاید کہ تم فلاح پاؤ

يَسۡـَٔلُوۡنَكَ عَنِ الۡاَهِلَّةِ ؕ قُلۡ هِىَ مَوَاقِيۡتُ لِلنَّاسِ وَ الۡحَجِّ ؕ وَ لَيۡسَ الۡبِرُّ بِاَنۡ تَاۡتُوا
الۡبُيُوۡتَ مِنۡ ظُهُوۡرِهَا وَ لٰكِنَّ الۡبِرَّ مَنِ اتَّقٰىۚ وَ اۡتُوا الۡبُيُوۡتَ مِنۡ اَبۡوَابِهَا ۖ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ
لَعَلَّكُمۡ تُفۡلِحُوۡنَ ﴿۱۸۹﴾

لوگ آپ سے نئے چاند کے بارے میں دریافت کرتے ہیں (کہ گھٹتا بڑھتا کیوں ہے) کہو: یہ لوگوں کے لیے تاریخوں کی تعین کی اور حج کی علامتیں ہیں اور نیکی اس بات میں نہیں کہ (احرام کی حالت میں) گھروں میں ان کے پچھواڑے کی طرف سے آؤ۔ بلکہ نیکوکار وہ ہے جو پرہیزگار ہو اور گھروں میں ان کے دروازوں سے آیا کرو اور خدا سے ڈرتے رہو تاکہ نجات پاؤ

They ask thee concerning the New Moons. Say: They are but signs to mark fixed periods of time in (the affairs of) men, and for Pilgrimage. It is no virtue if ye enter your houses from the back: It is virtue if ye fear Allah. Enter houses through the proper doors: And fear Allah: That ye may prosper.

محمد اقبال

يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْاَهِلَّةِ ؕ قُلْ هِيَ مَوَاقِيْتُ لِلنَّاسِ وَ الْحَجِّ ؕ وَلَيْسَ الْبِرُّ بِاَنْ تَاْتُوا الْبُيُوْتَ مِنْ ظُهُوْرِهَا

چاند اور اس کا گھٹنا بڑھنا

- چاند اور اس کے گھٹنے بڑھنے کے عمل نے انسان کو ہر دور میں اس کی طرف متوجہ کیا ہے
- اس کے متعلق طرح طرح کے اوہام و تخیلات اور رسوم دنیا کی قوموں میں رائج رہے ہیں اور اب تک رائج ہیں مثلاً چاند سے اچھا یا برا شگون لینا، بعض تاریخوں کو سعد اور بعض کو نحس سمجھنا، چاند کے گھٹنے، بڑھنے یا چاند گرہن کو انسانی قسمت پہ اثرانداز خیال کرنا، کسی خاص تاریخ کو سفر کے لیے اور کسی کو کام کی ابتدا کے لیے اور کسی کو شادی بیاہ کے لیے منحوس یا مسعود خیال کرنا وغیرہ
- چاند کے گھٹنے بڑھنے سے متعلق سوال سائنسی اور فلکیاتی پہلو سے نہیں تھا بلکہ اس کی افادیت کے پہلو سے تھا۔ اس میں جو مصلحت مضمر ہے اور بطور خاص ان اوہام و خرافات کے بارے میں تھا جس میں عرب بری طرح مبتلا تھے
- لوگوں کے ان اشکالات کا جواب دیا گیا ہے کہ یہ گھٹتا بڑھتا چاند تمہارے لیے اس کے سوا کچھ نہیں کہ ایک قدرتی کیلنڈر ہے، وَقَدَّرَهٗ مَنَازِلَ لِتَعْلَمُوْا عَدَدَ السِّنِيْنَ وَ الْحِسَابِ

يَسۡـَٔلُوۡنَكَ عَنِ الۡاَهِلَّةِ ؕ قُلۡ هِىَ مَوَاقِيۡتُ لِلنَّاسِ وَالۡحَجِّ ؕ وَلَيۡسَ الۡبِرُّ بِاَنۡ تَاۡتُوا الۡبُيُوۡتَ مِنۡ ظُهُوۡرِهَا

- یہ نظام گویا لوگوں کے لیے اوقات کار کی تعیین کے لیے ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اسے تمہاری خدمت کے لیے مقرر کیا ہے اس کے ساتھ انسانی قسمتوں کو وابستہ کرنا اور اس کے ذریعے سے دنوں کو منحوس اور مسعود خیال کرنا صرف اور صرف توہم پرستی ہے
- مسلمانوں کا عبادات کا نظام قمری حساب سے چلتا ہے جیسے رمضان، عمرہ و حج وغیرہ (اگرچہ روزمرہ کی عبادات اور سحر وافطار کے اوقات سورج کی گردش کے حساب سے ہوتے ہیں)
- حج کا ذکر خصوصاً کہ عرب کی مذہبی، تمدنی اور معاشی زندگی میں اس کی اہمیت سب سے بڑھ کر
- ایک جاہلی رسم کا ازالہ۔ عرب دورِ جاہلیت میں جب حج کے لیے احرام باندھ لیتے تو اپنے گھروں میں دروازے نہیں، بلکہ پیچھے سے دیوار کود کر یا دیوار میں کھڑکی سی بنا کر داخل ہوتے تھے اس رسم کی نہ صرف تردید کی گئی بلکہ بتایا گیا کہ نیکی دراصل اللہ سے ڈرنے اور اس کے احکام کی خلاف ورزی سے بچنے کا نام ہے
- (اس رسم کے متعلق ان کا وہم تھا کہ جن دروازوں سے گناہوں کا بوجھ لادے ہوئے نکلے ہیں، پاک ہو جانے کے بعد انھی دروازوں سے گھروں میں داخل ہونا اب خلاف تقویٰ ہے)

وَقَاتِلُوْا فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ الَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ﴿١٩٠﴾

وَقَاتِلُوْا - اور تم لڑو

فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ - اللہ کی راہ میں

الَّذِيْنَ - ان لوگوں سے جو

يُقَاتِلُوْنَكُمْ - لڑتے ہیں تم سے

وَلَا تَعْتَدُوْا - اور زیادتی نہ کرو

اِنَّ اللّٰهَ - بیشک اللہ تعالیٰ

لَا يُحِبُّ - نہیں محبت کرتا

الْمُعْتَدِيْنَ - زیادتی کرنے والوں سے

(ع د و)

اِعتَدَى يَعْتَدِي ، اِعْتَدَاءً

(VIII) حد سے گذر جانا

وَقَاتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ الَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوْا ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ١٩٠

اور تم اللہ کی راہ میں اُن لوگوں سے لڑو، جو تم سے لڑتے ہیں، مگر زیادتی نہ کرو کہ اللہ زیادتی کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا

Fight in the cause of Allah those who fight you, but do not transgress limits; for Allah loveth not transgressors.

محمد اقبال

وَقَاتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ الَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ﴿۱۹۰﴾

حج کے بعد جہاد کے ذکر اور اس کا سبب

- حج ۳ ہجری میں فرض ہوا، اس سے پہلے قبلہ تبدیل ہو چکا، امتِ بنی اسرائیل کو معزول کیا جا چکا اور امتِ مسلمہ کو برپا کیا جا چکا ۔ مسلمانوں کو ذہنی طور پر تیار کیا جا رہا ہے کہ ابراہیم و اسمٰعیل علیہما السلام کا بنایا ہوا کعبہ ، توحید کا مرکز ابھی بھی بت پرستوں کے زیر تسلط
- اسے دوبارہ توحید کا مرکز بنانا ان کی ذمہ داری ٹھہری لیکن بت پرستی کے زعماء اور پیروکار یہ کام ٹھنڈے پیٹوں نہیں ہونے دیں گے
- اس میں اگر مزاحمت کی نوبت آ جائے اور قریش مکہ کسی طرح بھی اس گھر کی تولیت سے دستبردار ہونے کو تیار نہ ہوں اور معاملہ جنگ تک پہنچ جائے تو مسلمانوں کو کیا کرنا چاہیے ؟
- اسلام کے راستے میں رکاوٹ ڈالنے والوں سے پہلی مرتبہ جنگ کی اجازت دی جا رہی ہے
- اس سے پہلے جب تک مسلمان کمزور اور منتشر تھے، ان کو صرف تبلیغ کا حکم تھا اور مخالفین کے ظلم و ستم پر صبر کرنے کی ہدایت کی جاتی تھی۔ أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ قِيلَ لَهُمْ كُفُّوا أَيْدِيَكُمْ

وَ اقْتُلُوْهُمْ حَيْثُ ثَقِفْتُمُوْهُمْ وَ اَخْرِجُوْهُمْ مِّنْ حَيْثُ اَخْرَجُوْكُمْ وَ الْفِتْنَةُ اَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ ۚ وَلَا تُقٰتِلُوْهُمْ

وَ اقْتُلُوْهُمْ اور انہیں مارو (قتل کرو)

حَيْثُ ثَقِفْتُمُوْهُمْ - جہاں کہیں تم لوگ پاؤان کو

وَ اَخْرِجُوْهُمْ - اور نکالوان کو

مِّنْ حَيْثُ - جہاں سے

اَخْرَجُوْكُمْ - انہوں نے نکالا تم کو

وَ الْفِتْنَةُ اَشَدُّ - اور فتنہ زیادہ شدید ہے

مِنَ الْقَتْلِ - قتل سے

وَلَا تُقٰتِلُوْهُمْ - اور نہ جنگ کرو ان سے

(ث ق ف)

ثَقِفَ يَثْقَفُ، ثَقَفًا - کسی کو پانا، قابو پانا، مہذب ہونا

فتنة یہاں persecution کے معنی میں

ایسے حالات جن میں آدمی اللہ کی بندگی نہ کرسکے، اسے حرام پہ مجبور کیا جائے، اس کی جان، مال اور عزت محفوظ نہ ہوں

عِندَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ حَتّٰى يُقٰتِلُوْكُمْ فِيْهِ ۚ فَاِنْ قٰتَلُوْكُمْ فَاقْتُلُوْهُمْ ۗ كَذٰلِكَ جَزَآءُ الْكٰفِرِيْنَ ﴿١٩١﴾

عِندَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ - مسجد حرام کے پاس

حَتّٰى - یہاں تک کہ

يُقٰتِلُوْكُمْ فِيْهِ - وہ جنگ کریں تم سے اس میں

فَاِنْ قٰتَلُوْكُمْ - پس اگر وہ جنگ کریں تم سے

فَاقْتُلُوْهُمْ - تو تم ان سے جنگ کرو

كَذٰلِكَ - اسی طرح

جَزَآءُ الْكٰفِرِيْنَ - کافروں کی جزا (سزا) ہے

وَ اقْتُلُوْهُمْ حَيْثُ ثَقِفْتُمُوْهُمْ وَ اَخْرِجُوْهُمْ مِّنْ حَيْثُ اَخْرَجُوْكُمْ وَ الْفِتْنَةُ اَشَدُّ مِنَ
الْقَتْلِ ۚ وَلَا تُقٰتِلُوْهُمْ عِنْدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ حَتّٰى يُقٰتِلُوْكُمْ فِيْهِ ۚ فَاِنْ قٰتَلُوْكُمْ
فَاقْتُلُوْهُمْ ؕ كَذٰلِكَ جَزَآءُ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۱۹۱﴾

ان سے لڑو جہاں بھی تمہارا اُن سے مقابلہ پیش آئے اور انہیں نکالو جہاں سے انہوں نے تم کو نکالا ہے، اس لیے کہ قتل اگرچہ برا ہے، مگر فتنہ اس سے بھی زیادہ برا ہے اور مسجد حرام کے قریب جب تک وہ تم سے نہ لڑیں، تم بھی نہ لڑو، مگر جب وہ وہاں لڑنے سے نہ چُوکیں، تو تم بھی بے تکلف انہیں مارو کہ ایسے کافروں کی یہی سزا ہے

And slay them wherever ye catch them, and turn them out from where they have Turned you out; for tumult and oppression are worse than slaughter; but fight them not at the Sacred Mosque, unless they (first) fight you there; but if they fight you, slay them. Such is the reward of those who suppress faith.

وَ اقۡتُلُوۡهُمۡ حَيۡثُ ثَقِفۡتُمُوۡهُمۡ وَ اَخۡرِجُوۡهُمۡ مِّنۡ حَيۡثُ اَخۡرَجُوۡكُمۡ وَ الۡفِتۡنَةُ اَشَدُّ مِنَ الۡقَتۡلِ ۚ و

محارب کفار کے بارے میں قتال (لڑائی کا حکم)

- تم پر ظلم و ستم ڈھانا اور تمہیں اپنے گھروں سے نکالنا ہی کچھ کم جرم نہ تھا لیکن اللہ نے انہیں ایک مہلت دی لہٰذا اب تمہیں اجازت کے بعد حکم دیا جارہا ہے کہ ان سے لڑو
- کفار و مشرکین سے قتال کے ضمن میں کہیں یہ خیال نہ آئے کہ قتل اور خونریزی بری بات ہے۔ یاد رکھو کہ فتنہ اس سے بھی زیادہ بری شئے ہے جس میں تمہیں ظلم و جبر سے اللہ کی بندگی سے روکا گیا اور تمہارے مال، جانیں اور عزتیں مباح ٹھہریں
- جب کوئی انسانی گروہ زبردستی اپنا فکری استبداد دوسروں پر مسلط کرے اور لوگوں کو قبول حق سے جبراً روکے اور اصلاح کی جائز و معقول کوششوں کا مقابلہ دلائل سے کرنے کے بجائے حیوانی طاقت سے کرنے لگے، تو وہ قتل کی بہ نسبت زیادہ سخت برائی کا ارتکاب کرتا ہے اور ایسے گروہ کو بزور شمشیر ہٹا دینا بالکل جائز ہے۔
- اسی گروہ سے لڑائی کا حکم، اگرچہ اس قتال کی نوبت حرم اور حدود حرم ہی میں پیش آجائے اور ان کو وہاں سے نکالنے کا حکم بھی جہاں سے انہوں نے تمہیں نکالا

فَاِنِ انْتَهَوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۹۲﴾

فَاِنِ - پھر اگر

انْتَهَوْا - وہ باز آجائیں

فَاِنَّ اللّٰهَ - تو بیشک اللہ

غَفُوْرٌ - بے انتہا بخشنے والا ہے

رَّحِيْمٌ - بہت رحم کرنے والا ہے

(ن ھ ي)

اِنْتَهَى يَنْتَهِي ، انتِهاءً - رُک جانا - باز آنا (VIII)

وَقٰتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّيَكُوْنَ الدِّيْنُ لِلّٰهِ ۭ فَاِنِ انْتَهَوْا فَلَا عُدْوَانَ اِلَّا عَلَى الظّٰلِمِيْنَ ١٩٣

وَقٰتِلُوْهُمْ ۔اور تم جنگ کرو ان سے

حَتّٰى ۔ یہاں تک کہ

لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ ۔ نہ رہے کوئی فتنہ

وَّيَكُوْنَ الدِّيْنُ ۔ اور ہو گا ئے دین

لِلّٰهِ ۔اللہ کے لیے

فَاِنِ انْتَهَوْا۔ پس اگر وہ باز آ جائیں

فَلَا عُدْوَانَ ۔: تو کسی قسم کی کوئی زیادتی نہیں ہے (ان پر)

اِلَّا عَلَى الظّٰلِمِيْنَ ۔سوائے ظلم کرنے والوں پر

یہاں فتنے سے مراد وہ حالت ہے جس میں دین اللہ کے بجائے کسی اور کے لیے ہو

وَقٰتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّيَكُوْنَ الدِّيْنُ لِلّٰهِ ؕ فَاِنِ انْتَهَوْا فَلَا
عُدْوَانَ اِلَّا عَلَى الظّٰلِمِيْنَ ﴿١٩٣﴾

تم ان سے لڑتے رہو یہاں تک کہ فتنہ باقی نہ رہے اور دین اللہ
کے لیے ہو جائے پھر اگر وہ باز آ جائیں، تو سمجھ لو کہ ظالموں کے
سوا اور کسی پر دست درازی روا نہیں

And fight them on until there is no more Tumult or oppression, and there prevail justice and faith in Allah; but if they cease, Let there be no hostility except to those who practise oppression.

محمد اقبال

وَقٰتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّيَكُوْنَ الدِّيْنُ لِلّٰهِ ؕ فَاِنِ انْتَهَوْا فَلَا عُدْوَانَ اِلَّا عَلَى الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۹۳﴾

قتال کے حکم کا ہدف ـــ اللہ کے دین کا قیام

- دین کے معروف معنی اطاعت کے ہیں ، اصطلاحاً اس سے مراد وہ نظام زندگی ہے جو کسی کو بالاتر مان کر اس کے احکام و قوانین کی پیروی میں اختیار کیا جائے (Politico- Socio- Economic System)
- اسلامی تحریک اب اس مقام پہ آ گئی کہ اعلان کر دیا جائے کہ اس تحریک کا مقصد چند مراعات حاصل کرنا یا کفر کے نظام کے ساتھ coexistence کے لیے کوئی رعایت حاصل کرنا نہیں ہے
- بلکہ یہ دین اس لیے آیا ہے کہ یہ رسولؐ اس دین کو غالب کر دیں اگر کفر اس راستے کے غلبے میں حائل ہو تو تمہیں حکم دیا جا رہا ہے لڑو ان سے (یہاں تک کہ ان کا قلع قمع ہو جائے اور انسانی زندگی اللہ تعالیٰ کے دیئے ہوئے دین کے شجرِ سایہ دار تلے پھولے پھلے)
- یاد رہے- لوگ اپنے عقائد، اپنے تصورات اور اپنی تہذیب کے مطابق زندگی گزارنے میں آزادہ رہیں گے بشرطیکہ وہ اسلام کے اقتدار اعلیٰ کو تسلیم کر لیں اور اسلام کے نظام کی بالادستی کے لیے کسی رکاوٹ کا باعث نہ بنیں

وَقٰتِلُوۡهُمۡ حَتّٰى لَا تَكُوۡنَ فِتۡنَةٌ وَّيَكُوۡنَ الدِّيۡنُ لِلّٰهِ ؕ فَاِنِ انْتَهَوۡا فَلَا عُدۡوَانَ اِلَّا عَلَى الظّٰلِمِيۡنَ ﴿١٩٣﴾

قتال کے حکم کا ہدف — اللہ کے دین کا قیام

- اس بات کو قرآنِ مجید میں کئی مقام پر کھول کر بیان کیا گیا ہے
- وَقَاتِلُوۡهُمۡ حَتّٰى لَا تَكُوۡنَ فِتۡنَةٌ وَّيَكُوۡنَ الدِّيۡنُ كُلُّهٗ لِلّٰهِ فَاِنِ انْتَهَوۡا فَاِنَّ اللّٰهَ بِمَا يَعۡمَلُوۡنَ بَصِيۡرٌ-۸/۳۹
  اور ان سے لڑو، یہاں تک کہ کوئی فتنہ نہ رہے اور دین سب کا سب اللہ کے لیے ہو جائے، پھر اگر وہ باز آ جائیں تو بیشک اللہ جو کچھ وہ کر رہے ہیں اسے خوب دیکھنے والا ہے
- هُوَ الَّذِيۡۤ اَرۡسَلَ رَسُوۡلَهٗ بِالۡهُدٰى وَدِيۡنِ الۡحَقِّ لِيُظۡهِرَهٗ عَلَى الدِّيۡنِ كُلِّهٖ وَلَوۡ كَرِهَ الۡمُشۡرِكُوۡنَ۔
  وہی اللہ ہے جس نے اپنے رسول کو بھیجا اپنی ہدایت اور دین حق کے ساتھ تاکہ اس دین کو سارے دینوں پر غالب کر دے اگرچہ مشرکین اس چیز کو ناپسند کریں
- نبی ﷺ نے فرمایا: یہ دین ہمیشہ قائم رہے گا اور مسلمانوں میں سے ایک نہ ایک جماعت اس دین کی حفاظت کے لیے لڑتی رہے گی، یہاں تک کہ قیامت قائم ہو جائے۔ مسلم، كتاب الإمارة

اَلشَّهۡرُ الۡحَرَامُ بِالشَّهۡرِ الۡحَرَامِ وَ الۡحُرُمٰتُ قِصَاصٌ ؕ فَمَنِ اعۡتَدٰی عَلَیۡکُمۡ فَاعۡتَدُوۡا عَلَیۡهِ بِمِثۡلِ مَا اعۡتَدٰی عَلَیۡکُمۡ ۪

اَلشَّهۡرُ الۡحَرَامُ ۔ محترم مہینہ

بِالشَّهۡرِ الۡحَرَامِ ۔ محترم مہینے سے ہے

وَ الۡحُرُمٰتُ قِصَاصٌ ۔ اور تمام حرمتیں بدلہ ہیں

فَمَنِ اعۡتَدٰی عَلَیۡکُمۡ ۔پس جو زیادتی کرے تم لوگوں پر

فَاعۡتَدُوۡا عَلَیۡهِ ۔ تو تم زیادتی کرو اس پر

بِمِثۡلِ مَا ۔ اس جیسی سے جو

اعۡتَدٰی عَلَیۡکُمۡ ۔اس نے زیادتی کی تم پر

اَلشَّهْرُ الْحَرَامُ بِالشَّهْرِ الْحَرَامِ وَالْحُرُمٰتُ قِصَاصٌ ؕ فَمَنِ اعْتَدٰى عَلَيْكُمْ فَاعْتَدُوْا عَلَيْهِ بِمِثْلِ مَا اعْتَدٰى عَلَيْكُمْ ۪

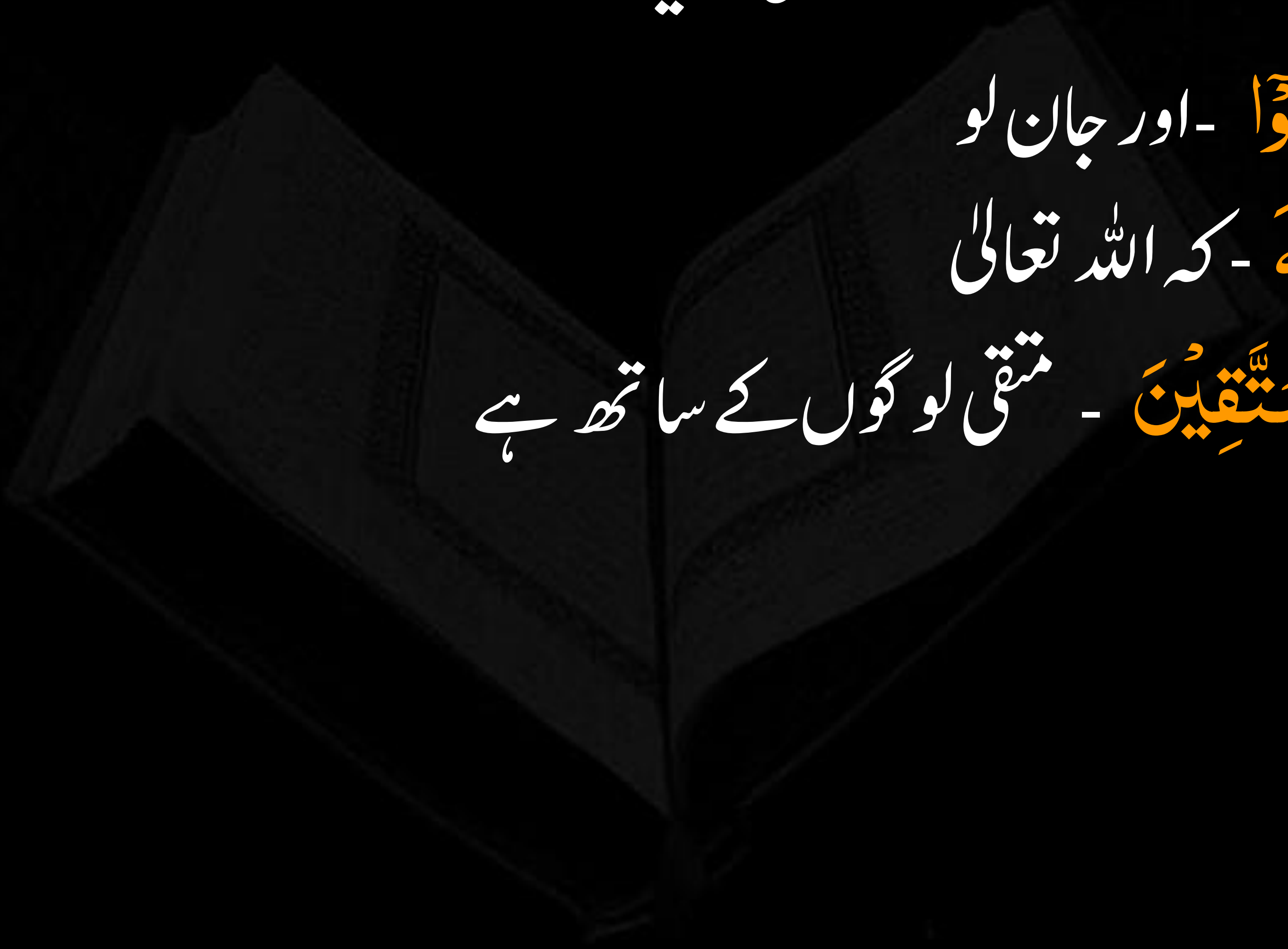

وَاتَّقُوا اللّٰهَ - اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرو

وَاعْلَمُوْٓا -اور جان لو

اَنَّ اللّٰهَ -کہ اللہ تعالیٰ

مَعَ الْمُتَّقِيْنَ - متقی لوگوں کے ساتھ ہے

اَلشَّهۡرُ الۡحَرَامُ بِالشَّهۡرِ الۡحَرَامِ وَ الۡحُرُمٰتُ قِصَاصٌ ؕ فَمَنِ اعۡتَدٰی
عَلَیۡکُمۡ فَاعۡتَدُوۡا عَلَیۡہِ بِمِثۡلِ مَا اعۡتَدٰی عَلَیۡکُمۡ ۪ وَ اتَّقُوا اللّٰہَ وَ اعۡلَمُوۡۤا
اَنَّ اللّٰہَ مَعَ الۡمُتَّقِیۡنَ ﴿۱۹۴﴾

ماہ حرام کا بدلہ حرام ہی ہے اور تمام حرمتوں کا لحاظ برابری کے ساتھ ہوگا
لہٰذا جو تم پر دست درازی کرے، تم بھی اسی طرح اس پر دست درازی کرو
البتہ اللہ سے ڈرتے رہو اور جان رکھو کہ اللہ انہیں لوگوں کے ساتھ ہے،
جو اس کی حدود توڑنے سے پرہیز کرتے ہیں

The prohibited month for the prohibited month,- and so for all things prohibited,- there is the law of equality. If then any one transgresses the prohibition against you, Transgress ye likewise against him. But fear Allah, and know that Allah is with those who restrain themselves.

اَلشَّهۡرُ الۡحَرَامُ بِالشَّهۡرِ الۡحَرَامِ وَ الۡحُرُمٰتُ قِصَاصٌ ؕ فَمَنِ اعۡتَدٰی عَلَیۡکُمۡ فَاعۡتَدُوۡا عَلَیۡہِ بِمِثۡلِ مَا اعۡتَدٰی عَلَیۡکُمۡ ۪

اشہرِ حرم کی حیثیت

- عربوں میں ذی القعدہ، ذی الحجہ اور محرم کے تین مہینے حج کے لیے مختص تھے اور رجب کو عمرے کے لیے خاص کیا ہوا تھا، ان چار مہینوں میں جنگ اور قتل و غارت گری ممنوع تھی
- وہ عام طور پر ان چار مہینوں کا احترام کرتے تھے تاکہ زائرین کعبہ امن و امان کے ساتھ خدا کے گھر تک جائیں اور اپنے گھروں کو واپس ہو سکیں
- لیکن جب کبھی ان کو لڑائی کی شدید ضرورت پیش آتی یا لڑائی کے حالات پیدا ہو جاتے یا وہ کسی کا انتقام لینے یا غارت گری کرنے کے لیے بے چین ہوتے تو کسی حرام مہینے میں یہ جنگ کر گزرتے اور اس کے بدلے کسی اور مہینے کو حرام ٹھہرا لیتے (یہ نسی کا قاعدہ کہلاتا تھا)
- مسلمانوں کو یہ خیال پیدا ہوا کہ اگر کفار اپنے نسی کے حیلے کو کام میں لا کر کسی حرام مہینے میں جنگی کارروائی کر بیٹھیں تو اس صورت میں کیا کیا جائے؟
- یہاں جواب دیا گیا کہ اگر کفار اشہر حرام کا کو نظر انداز کر کے کسی حرام مہینے میں مسلمانوں پر دست درازی کر گزریں، تو پھر مسلمان بھی ماہ حرام میں بدلہ لینے کے مجاز ہیں

وَ اَنۡفِقُوۡا فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ وَ لَا تُلۡقُوۡا بِاَیۡدِیۡکُمۡ اِلَی التَّہۡلُکَۃِ ۚۖۛ وَ اَحۡسِنُوۡا ۚۛ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الۡمُحۡسِنِیۡنَ ﴿۱۹۵﴾

وَ اَنۡفِقُوۡا -اور تم خرچ کرو

فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ -اللہ کی راہ میں (جہاد کے لیے)

وَ لَا تُلۡقُوۡا - اور نہ ڈالو (اپنے آپ کو)

ألقى يُلقي ، إلقاءً - ڈالنا (۱۷)

بِاَیۡدِیۡکُمۡ -اپنے ہاتھوں سے

اِلَی التَّہۡلُکَۃِ -ہلاکت کی طرف

وَ اَحۡسِنُوۡا -اور اعلیٰ درجے میں کام کرو (انفاق اور جہاد کا)

اِنَّ اللّٰہَ -بے شک اللہ تعالیٰ

یُحِبُّ الۡمُحۡسِنِیۡنَ - محبت کرتا ہے احسان کے درجے میں کام کرنیوالوں کو

وَاَنۡفِقُوۡا فِىۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ وَلَا تُلۡقُوۡا بِاَيۡدِيۡكُمۡ اِلَى التَّهۡلُكَةِ ۛۚ ۖ وَ
اَحۡسِنُوۡا ۛۚ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الۡمُحۡسِنِيۡنَ ﴿۱۹۵﴾

اللہ کی راہ میں خرچ کرو اور اپنے ہاتھوں اپنے آپ کو ہلاکت میں نہ
ڈالو احسان کا طریقہ اختیار کرو کہ اللہ محسنوں کو پسند کرتا ہے

And spend of your substance in the cause of Allah, and make not your own hands contribute to (your) destruction; but do good; for Allah loves those who do good.

محمد اقبال

وَاَنۡفِقُوۡا فِىۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ وَلَا تُلۡقُوۡا بِاَيۡدِيۡكُمۡ اِلَى التَّهۡلُكَةِ ۚ ۖۛ وَاَحۡسِنُوۡا ۚۛ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الۡمُحۡسِنِيۡنَ ﴿۱۹۵﴾

جہاد اور انفاق باہم لازم وملزوم ہیں

- پچھلی آیات میں جہاد فی سبیل اللہ حکم ۔ اب یہاں انفاق فی سبیل اللہ کا
- اس کی ایک وجہ تو یہ ہے کہ قرآن کریم کا ایک مستقل اسلوب ہے کہ جہاں بھی جہاد کا ذکر آیا ہے وہاں انفاق کا ذکر ضرور آیا ہے۔
- دوسری وجہ اس کی یہ ہے کہ قرآن کریم کا یہ اسلوب بے سبب نہیں۔ اسلام نے اپنے ماننے والوں کو بتایا ہے کہ ان کا اصل مقصد اعلائے کلمۃ الحق اور اللہ کی زمین پر اللہ کے دین کو نافذ کرنا ہے۔ اور اس کے لیے جہاد کا مرحلہ ناگزیر ہوگا کیونکہ
- ازل سے لے کر آج تک چراغِ مصطفیٰ سے شرارِ ابولہب مصروفِ جنگ وجدال رہا ہے
- اور کوئی سی جنگ بھی وسائلِ جنگ کے بغیر نہیں لڑی جا سکتی۔ اگر فوج کے لیے ساز و سامان نہ ہو، رسد کا اہتمام نہ ہو، ہتھیار نہ ہوں، سواریاں نہ ہوں تو جنگ کیسے ہوگی؟

وَاَنۡفِقُوۡا فِىۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ وَلَا تُلۡقُوۡا بِاَيۡدِيۡكُمۡ اِلَى التَّهۡلُكَةِ ۛۚ وَاَحۡسِنُوۡا ۛۚ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الۡمُحۡسِنِيۡنَ ﴿۱۹۵﴾

- یہ وسائلِ جنگ مسلمانوں کے انفاق سے ہی مہیا ہو نگے
- جس وقت اللہ کے دین کو روپے پیسے کی ضرورت ہو اس وقت جو لوگ اللہ کی راہ میں جان و مال کی قربانی سے جی چراتے ہیں وہ اپنے آپ کو اپنے ہاتھوں ہلاکت میں ڈالتے ہیں
- ان کے مال روک لینے سے اگر وسائل جنگ دستیاب نہ ہوں، گھوڑے، اسلحہ، جنگی ساز و سامان، سامانِ رسد ہی نہ ہوگا تو جنگ کا نتیجہ صاف ظاہر ہے اور دشمن کی فتح کی صورت میں لوگوں کی جانیں، مال اور عزتیں اور سب سے بڑھ کر ان کا دین محفوظ نہ رہے گا
- اس صورت حال کو یہاں تعبیر کیا گیا ہے " اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالنے سے "
- ابو ایوب انصاریؓ نے فرمایا کہ "یہ آیت ہمارے ہی بارے میں نازل ہوئی، جب اللہ تعالیٰ نے اسلام کو غلبہ اور قوت عطا فرمادی تو ہم میں یہ گفتگو ہوئی کہ اب جہاد کی کیا ضرورت ہے؟ ہم اپنے وطن میں ٹھہر کر اپنے مال و جائداد کی خبر گیری کریں۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی جس نے یہ بتلایا کہ ہلاکت سے مراد اس جگہ ترک جہاد ہے"

اضافی مواد

Reference Material

وَلَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ وَتُدْلُوْا بِهَآ اِلَى الْحُكَّامِ لِتَاْكُلُوْا فَرِيْقًا مِّنْ اَمْوَالِ النَّاسِ بِالْاِثْمِ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ١٨٨

باطل

- لفظ باطل قرآن حکیم میں حق کی ضد کے طور پہ استعمال ہوا ہے (یہ دونوں وسیع مفہوم کے لفظ ہیں)
- لفظ باطل کے معنی:

1. عبث اور بے مقصد (رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هَذَا بَاطِلا)
2. کوئی ایسی چیز جس کی عقل یا فطرت یا شریعت کے اندر کوئی بنیاد نہ ہو (وَجَادَلُوا بِالْبَاطِلِ لِيُدْحِضُوا بِهِ الْحَقَّ : اور انہوں نے باطل کے ذریعہ سے مخالفت کی تاکہ اس سے حق کو پسپا کریں۔ غافر: 5)
3. وہ طریقہ جو عدل، انصاف، شریعت، معروف اور سچائی کے خلاف ہو۔ اس کے تحت جھوٹ، خیانت، غصب، رشوت، سود، سٹہ، جوا، چوری، تعاون علی الاثم، غبن، اور معاملات کی وہ ساری قسمیں آتی ہیں جن کو شریعت نے ناجائز قرار دیا ہے

وَلَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ وَتُدْلُوْا بِهَآ اِلَى الْحُكَّامِ لِتَاْكُلُوْا فَرِيْقًا مِّنْ اَمْوَالِ النَّاسِ بِالْاِثْمِ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۸۸﴾

حق - لفظ حق کے معنی :

- کسی چیز کا اس طرح موجود ہو جانا، واقع ہو جانا اور ثابت ہو جانا کہ اس کے واقع ہونے پر اس کے وجود سے انکار نہ کیا جا سکے

1. جو واقعی ہو (یعنی محض خیالی، ظنی اور وہمی نہ ہو) اِنَّ الظَّنَّ لَا يُغْنِىْ مِنَ الْحَقِّ شَيْئًا (10/36) بے شک ظن، حق کے مقابلہ میں کچھ کام نہیں دیتا
2. عقل کے نزدیک مسلم ہو-
3. اخلاقاً واجب ہو- (جیسے ماں باپ وغیرہ کا حق)
4. با مقصد اور غرض و غایت کی حامل ہو (یعنی بے کار اور لایعنی و عبث نہ ہو) خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ (39/5) اس نے زمین و آسمان کو حق کے ساتھ پیدا فرمایا

ناحق مال کھانے کے نتائج

- عن أُمِّ سَلَمةَ رضي الله عنها: أَنَّ رَسُول الله ﷺ قالَ: إِنَّمَا أَنَا بشَرٌ، وَإِنَّكُم تَخْتَصِمُونَ إِلَيَّ، وَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ أَنْ يَكُونَ أَلْحَنَ بحُجَّتِهِ مِنْ بَعْضٍ؛ فأَقْضِي لَهُ بِنحْوِ مَا أَسْمَعُ، فَمَنْ قَضَيْتُ لَهُ بحَقِّ أَخِيهِ فَإِنَّمَا أَقْطَعُ لَهُ قِطْعَةً مِنَ النَّارِ۔ مُتَّفَقٌ عَلَيهِ

- آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں بہرحال ایک انسان ہی تو ہوں۔ ہو سکتا ہے کہ تم ایک مقدمہ میرے پاس لاؤ اور تم سے ایک فریق دوسرے کی بہ نسبت زیادہ چرب زبان ہو اور اس کے دلائل سن کر میں اس کے حق میں فیصلہ کر دوں۔ مگر یہ سمجھ لو کہ اگر اس طرح اپنے کسی بھائی کے حق میں سے کوئی چیز تم نے میرے فیصلہ کے ذریعے سے حاصل کی، تو درا صل تم دوزخ کا ایک ٹکڑا حاصل کرو گے۔

- عَنِ ابْنِ عُمَرَ؛ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ أَعَانَ عَلَى خُصُومَةٍ بِظُلْمٍ (أَوْ يُعِينُ عَلَى ظُلْمٍ) لَمْ يَزَلْ فِي سَخَطِ اللَّهِ حَتَّى يَنْزِعَ - سنن أبي داود - رسول اللہ ﷺ نے فرمایا" جو کسی جھگڑے میں کسی کی ناحق مدد کرے گا، تو اللہ تعالیٰ اس سے ناراض رہے گا یہاں تک کہ وہ (اس سے) باز آجائے"

- عَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: مَنِ ادَّعَى مَا لَيْسَ لَهُ فَلَيْسَ مِنَّا، وَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ۔ابن ماجه" جو کسی ایسی چیز پر دعویٰ کرے جو اس کی نہیں ہے، تو وہ ہم میں سے نہیں، اور اسے اپنا ٹھکانا جہنم میں بنا لینا چاہیے"

ناحق مال کھانے کے نتائج

- عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رضي الله عنه أَنَّ رَسُولَ اللّهِ صلى الله عليه وسلم - قَالَ: "مَنِ اقْتَطَعَ حَقَّ امرِئٍ مُسْلِمٍ بِيَمِينِهِ، فَقَدْ أَوْجَبَ اللهُ لَهُ النَّارَ، وَحَرَّمَ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: وَإِنْ كَانَ شَيْئًا يَسِيراً، يَا رَسُولَ اللّهِ ﷺ قَالَ: وَإِنْ قَضِيبا مِنْ أَرَاكٍ". رواه مسلم.
- جو شخص بھی قسم کے ذریعہ کسی مسلمان آدمی کا حق مارے گا، تو اللہ تعالی اس پر جنت کو حرام کردے گا، اور جہنم کو اس کے لئے واجب کردے گا، لوگوں میں سے ایک شخص نے کہا: اللہ کے رسول! اگرچہ وہ معمولی چیز ہو؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں، خواہ وہ پیلو کی ایک مسواک ہی ہو
- عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينِ صَبْرٍ، وهو فيها فاجِرٌ، يَقْتَطِعُ بها مالَ امْرِئٍ مُسْلِمٍ، لَقِيَ اللهَ يَوْمَ القِيامَةِ وهو عليه غَضْبانُ. مُتَّفَقٌ عَلَيهِ
- عبداللہ بن مسعود رضي اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: '' جو شخص کسی چیز کے لئے قسم کھائے اور وہ اس قسم میں جھوٹا ہو، اور اس کے ذریعہ وہ کسی مسلمان کا مال ہڑپ کرلے، تو اللہ تعالی سے اس حال میں ملے گا کہ اللہ تعالی اس سے ناراض ہوگا

اذنِ قتال و حکمِ قتال

- تمام مکی دور (۱۳سال) میں لڑائی کی اجازت نہیں تھی، جواب دینے، ہاتھ اٹھانے حتیٰ کہ اپنے دفاع میں بھی کچھ کرنے کی اجازت نہیں تھی یہ Passive Resistance کا دور تھا
أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ قِيلَ لَهُمْ كُفُّوا أَيْدِيَكُمْ ... ۴/۷۷ (ہاتھ باندھے رکھنے کا حکم..)
- **اذن قتال** _ قتال (لڑائی کی اجازت) دے دی گئی سورۃ الحج میں جو نزولی اعتبار سے سورۃ البقرَۃ سے متصلاً قبل مدینہ میں سن ۱ ہجری میں نازل ہوئی ا- أُذِنَ لِلَّذِينَ يُقَاتَلُونَ بِأَنَّهُمْ ظُلِمُوا ۚ وَإِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ نَصْرِهِمْ لَقَدِيرٌ (۳۹)
- **حکمِ قتال** ـ سورۃ البقرۃ میں وارد ہوا ۲ ہجری میں : وَ قَاتِلُوۡا فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ الَّذِیۡنَ یُقَاتِلُوۡنَکُمۡ وَ لَا تَعۡتَدُوۡا ؕ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ الۡمُعۡتَدِیۡنَ (۱۹۰) -
- **قتال کا ہدف** - بھی بتا دیا گیا وَ قٰتِلُوۡهُمۡ حَتّٰی لَا تَکُوۡنَ فِتۡنَۃٌ وَّ یَکُوۡنَ الدِّیۡنُ لِلّٰہِ

Lunar and Lunisolar Calendar

- Hijri Calendar used by Muslims
- Jewish Calendar
- Roman republican calendar by ancient romans
- Chinese, Japanese, Korean, Vietnamese, and Mongolian calendars) for new years and their religious festivals
- Nepal Sambat (Nepali calendar)
- Loi Krathong (Thai calendar)
- Hindu calendars
- Buddhist calendar